فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

REGD. No. L. 5254

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۱۵/۵۰ | ۲۴ نبوت ۱۳۴۰ ہش | ۲۴ نومبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۷۲


## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۳ نومبر بوقت ساڑھے نو بجے صبح

کل حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ کل بھی حضور بعد نماز عصر تھوڑی دیر کے لئے باغ میں سیر کی غرض سے تشریف لے گئے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

# ملایا اور سنگاپور کے الحاق کے بارے میں سمجھوتہ ہوگیا

## برطانیہ اور ملایا کے وزرائے اعظم کے درمیان تین روزہ مذاکرات کے بعد سرکاری اعلان

لنڈن ۲۳ نومبر۔ ملایا اور سنگاپور کے الحاق کے بارہ میں برطانیہ اور حکومت ملایا کے درمیان سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ اس امر کا اعلان برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن اور ملایا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمان کے درمیان سہ روزہ بات چیت کے بعد ایک مشترکہ اعلان میں کیا گیا ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ سمجھوتے کی رو سے سنگاپور میں برطانیہ کے فوجی اڈے برقرار رہیں گے۔ اعلان میں مزید لکھا ہے کہ برطانیہ اور ملایا کے وزرائے اعظم اس پر متفق ہیں کہ ملایا، سنگاپور، شمالی بورنیو کے زیر حفاظت علاقے اور بعض دیگر ملحقہ علاقوں کا باہم الحاق کرکے مالیشیا کے نام سے ایک فیڈریشن بنانا بہتر ہے۔

رات لنڈن میں ملایا کے وزیر اعظم جناب تنکو عبدالرحمٰن نے کہا میں برطانوی حکومت کے ساتھ اپنی بات چیت سے خوش ہوں عظیم تر ملایا سے متعلق سمجھوتے کا اس سارے علاقہ کے لوگوں کی بھلائی اور خوشحالی پر بہت اچھا اثر پڑے گا۔

## ولی تنگی بند کا افتتاح۔ اپریل سے پانی کی سپلائی شروع ہو جائیگی

### "کوئٹہ اور نواحی علاقوں کو اب ضرورت کے مطابق پانی ملنے لگے گا"۔ صدر ایوب

کوئٹہ ۲۳ نومبر۔ صدر ایوب نے کل کوئٹہ کے قریب ولی تنگی بند کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس منصوبہ کی تکمیل سے کوئٹہ اور نواحی علاقہ کے لئے ترقی کی راہ ہموار ہوگئی ہے۔ اور اب کوئٹہ اور نواحی علاقوں کی آبادی کو ضرورت کے مطابق پینے اور آبپاشی کے لئے پانی مل سکے گا۔ آپ نے فوجی انجینئروں کے کام کی تعریف کی۔ جنہوں نے اس منصوبہ کو انتہائی کم مدت میں اور کم سے کم خرچ کے ساتھ مکمل کیا ہے۔

اس بند کی تکمیل سے بارش سیلاب اور پگھلنے والی برف سے ایک کروڑ اسی لاکھ مکعب فٹ پانی جمع کرکے آبپاشی اور پینے کے لئے دیا جائے گا۔ توقع ہے کہ پینے کے لئے پانی کی سپلائی اپریل میں شروع ہو جائے گی۔

صدر ایوب نے اس منصوبہ کو مکمل کرنے والے فوجی انجینئروں کے کام کی بھی تعریف کی جنہوں نے کم از کم وقت میں انتہائی کم لاگت سے بند مکمل کیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ آج سے پندرہ برس قبل برطانوی فوج کے انجینئروں نے اس پراجیکٹ کو ناقابل عمل قرار دیا تھا۔ لیکن پاکستانی انجینئروں نے یہ پراجیکٹ صرف ۶ لاکھ روپے کی لاگت سے مکمل کر لیا ہے۔ یہ بند دو سو فٹ چوڑا اور ۸۰ فٹ اونچا ہے۔ جس کے دونوں طرف ایک سو فٹ اونچی دیوار بنائی گئی ہے۔ بند کے طاس کا رقبہ ۱۰ مربع میل ہے۔ امید ہے اس بند سے کوئٹہ اور پشین کے علاقہ میں مزید دس لاکھ ایکڑ رقبہ میں آبپاشی ہو سکے گی۔

## چودھویں آل پاکستان سائنس کانفرنس

لاہور ۲۳ نومبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ چودھویں آل پاکستان سائنس کانفرنس مارچ کے مہینے میں پشاور میں منعقد ہوگی جس میں غیر ملکی سائنسدان بھی شریک ہوں گے۔

## چین کے فوجی افسر نے بھارت میں پناہ لی

نئی دہلی ۲۳ نومبر۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کی اطلاع کے مطابق چین کا ایک فوجی افسر تبت سے بھاگ آیا ہے اور اس نے بھارت میں پناہ لے لی ہے۔

## شاہ سعود بوسٹن کے ہسپتال میں داخل ہوگئے

مکہ ۲۳ نومبر مکہ ریڈیو کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ شاہ سعود کو علاج کے لئے بذریعہ طیارہ امریکہ پہنچا دیا گیا ہے۔ جہاں وہ بوسٹن کے ہسپتال میں داخل ہوگئے ہیں۔ ریڈیو نے بتایا کہ شاہ سعود کے بھائی ولی عہد امیر فیصل اپنے بھائی کی غیر حاضری کے دوران شاہ کے فرائض انجام دیں گے۔ آپ نے سعودی عرب کے قائم مقام سربراہ کی حیثیت سے اپنے فرائض سنبھال لئے ہیں۔

— بیروت ۲۳ نومبر۔ کل لبنان نے اپنی آزادی کی ۱۸ویں سالگرہ منائی۔ اس موقعہ پر بیروت میں ایک زبردست فوجی پریڈ ہوئی۔

### جامعہ احمدیہ میں

## ایک اہم مجلس مذاکرہ

انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۵ نومبر بروز ہفتہ شام کے ساڑھے چھ بجے جامعہ احمدیہ کے ہال میں احمدی اساتذہ اور طلباء کی مخصوص ذمہ داریاں کے عنوان پر ایک اہم مجلس مذاکرہ منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں تعلیم الاسلام ہائی سکول تعلیم الاسلام کالج اور جامعہ احمدیہ کے اساتذہ میں سے ایک ایک نمائندہ مقالہ پڑھے گا۔

احباب سے گزارش ہے کہ وہ اس اہم مجلس میں شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔

سکرٹری مجلس مذاکرہ علمیہ

## عشرۂ وقف جدید

۳ دسمبر تا ۱۲ دسمبر عشرہ وقف جدید منایا جائے گا۔ جملہ افراد کرام صدر صاحبان و دیگر عہدیداران جماعت۔ انسپکٹران و معلمین وقف جدید کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں میں اور مراکز کے ارد گرد جلسے کرکے لوگوں پر وقف جدید کی اہمیت واضح کریں۔ اور بقایاجات کی وصولی کی کوشش کریں جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۶۱ء

# ”اور مسیحائے زماں کی سانس سے ڈرتے بھی ہیں“

ایک دینی ہفت روزہ معاصر نے ”پاکستان میں اسلام کی حفاظت کا مسئلہ“ کے زیرعنوان ایک طویل افتتاحیہ رقم کیا ہے۔ اس افتتاحیہ کا آغاز اس طرح کیا گیا ہے:

”شاید یہ عنوان آپ کو چونکا دے کہ پاکستان ایسے اسلامی ملک میں اسلام کو کونسا خطرہ پیش آگیا کہ اس کی حفاظت کا مسئلہ اٹھ کھڑا ہوا۔ آپ کا یہ تعجب کچھ زیادہ بیجا نہیں۔ لیکن ذرا اپنے گردوپیش کا جائزہ لیجئے۔ اس ہفتہ کی دو خبریں ملاحظہ ہوں۔

(۱) پاکستان میں مسیحیوں کی تعداد گذشتہ ۶۰ برس میں ۲۳ گنا ہو گئی ہے۔ یہ اضافہ حیران کن ہے اس کے اسباب کی تحقیق کی جائے گی۔ (وزیر داخلہ مسٹر ذاکر حسین کی تقریر پریس کانفرنس میں)

(۲) ربوہ — سیدنا حضرت امیر المومنین نے تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرما کر مخلصین جماعت کو مالی قربانی پیش کرنے کا موقعہ عطا فرمایا ہے۔ تحریک جدید کے ۲۸ دیں دفتر کا اعلان کرتے ہوئے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بتایا کہ حضرت امیر المومنین نے اس مبارک تحریک میں گیارہ ہزار تین سو روپے کا وعدہ پیش فرمایا ہے۔ یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ ربوہ کے سالانہ اجتماع انصار اللہ میں اعلان ہونے کے بعد چند گھنٹوں میں ہی مبلغ اٹھاسی ہزار ایک سو اکانوے روپے (۸۸،۱۹۱) کے وعدے پیش ہو گئے۔ اور یہ امر پھر ایک بار ثابت ہو گیا کہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی گھٹی میں قربانی کا جذبہ اور ”اسلام“ کی سربلندی کی تڑپ ملی ہوئی ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان کا سرکلر)

عیسائیت کیا ہے؟ مختصراً یہ کہ اسلام کا عقیدہ توحید باطل ہے۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم (نعوذباللہ من ذالک) (نارسش بدہن) جھوٹے تھے، اور قرآن خدا کی کتاب ہرگز نہیں، اب جو لوگ عیسائیت کو قبول کرتے ہیں خواہ وہ اچھوت ہوں۔ اور بعض بدبخت اور جاہل مسلمان وہ کسی اور بات کو مانیں یا نہ اس عقیدے میں تو بہرحال پختہ ہوں گے کہ اسلام باطل مذہب ہے۔

رہی قادیانیت تو یہ نام ہے اس ایمان کا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا غلام احمد صاحب کو اللہ تعالےٰ نے خلعت نبوت عطا فرمائی ہے — اب کسی شخص کی نجات اس کے بغیر ممکن نہیں کہ مرزا صاحب کو نبی تسلیم کرے۔ جو لوگ مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے ان کا مذہب ”مردہ“ ہے — ظاہر ہے جو شخص قادیانیت کو قبول کرے گا۔ اس کے نزدیک ختم نبوت کا معنیٰ یہ ہوگا کہ آپ کے بعد نبی آسکتے ہیں۔ اور جو لوگ مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے وہ ”کافر“ ہیں۔

غرض کوئی شخص عیسائی بنے یا قادیانی بہاء اللہ ایرانی کو رسول تسلیم کرے وہ بہرنوع اس اسلام کی حقانیت سے انکار کرے گا جس پر امت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات) متحد اور متفق ہے — اور جب ہم یہ پڑھتے ہیں کہ عیسائی ۲۳ گنا بڑھ گئے۔ اور قادیانی لاکھوں روپے مسلمانوں کو مرزا غلام احمد صاحب کا امتی بنانے کے لئے جمع کر رہے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم یہ نہ چلا اٹھیں کہ پاکستان میں اسلام کی حفاظت کا مسئلہ اٹھ کھڑا ہوا ہے اور جو لوگ سچے دل سے اسلام کو اس کی اچھی صورت میں دیکھنے کے آرزومند ہیں یہ مسئلہ انہیں دعوت فکر و عمل دے رہا ہے۔

اس کے بعد معاصر نے عیسائیت کے فروغ کا جائزہ لیا ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح عیسائیت کا رنگ مسلمانوں پر چڑھتا چلا جا رہا ہے، چنانچہ معاصر نتیجۃً لکھتا ہے:

”غرض کالجوں، سرکاری دفاتر، وزارتوں کچہریوں، عدالتوں اور پڑھے لکھے طبقات کے ماحول میں فرنگیت کا عنصر اتنا غالب اور نمایاں ہے۔ کہ بے چارا اسلام وہاں دکھائی بھی نہیں دیتا — ایک عام مسلمان اس سے کیا یہ اثر نہیں لے گا کہ ہمارے کارفرما اور تعلیم یافتہ طبقات نے اسلام کو بحیثیت دین زندگی خیرباد کہہ کر عیسائیت کو اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہے۔ اگر یہ تاثیر کچھ زیادہ بے جا نہیں ہے۔ تو اس بات پر تعجب بھی کوئی وزنی بات نہیں۔ کہ ربما کچھ لوگوں نے عیسائیت کو بحیثیت دین و مذہب قبول کر لیا۔ جب تک عیسائیت ہمارے اسکولوں، کالجوں، نجی محفلوں یا رائیوسی ایشنوں، کچہریوں، عدالتوں اور انفرادی و اجتماعی زندگی کا چلتا پھرتا دین ہے۔ تب تک عیسائیت کو بحیثیت مذہب و عقیدہ فروغ حاصل ہونے کے مواقع یقیناً موجود رہیں گے۔ اور اس کا سدباب کسی بھی طرح نہ ہو سکے گا۔“

محولہ بالا اقتباس میں احمدیت کو ”قادیانیت“ کا نام دے کر جو تصور پیش کیا گیا ہے۔ وہ سراسر غلط ہے۔ احمدیت درحقیقت وہی اسلام پیش کرتی ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوا اور جسکو آپ نے اپنے اسوۂ حسنہ میں عملاً دنیا کے سامنے پیش کیا۔ احمدیوں میں اور غیر احمدیوں میں سوائے اس کے کوئی فرق نہیں ہے کہ احمدیوں نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو وہ الامام المھدی اور مسیح موعود مان لیا ہے۔ جس کے آنے کی خبر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبردست پیشگوئیوں میں دی گئی ہے۔ جو آکر تجدید احیائے اسلام کرے گا۔ اور آپ کی امت میں ہو کر آپ کے نمونہ کو ازسرنو اپنے عمل میں زندہ کرے گا۔ اور تبلیغ و اشاعت اسلام کی ایسی باز جہم چلائیگا کہ جس سے اسلام سب دینوں پر غالب ہو جائیگا۔ ایسی ہستی کی آمد کا سب مسلمان انتظار کرتے ہیں۔ اس طرح احمدی مسلمانوں اور دوسرے مسلمانوں میں سوا اس کے کوئی فرق نہیں ہے کہ احمدیوں نے آنے والے کو مان لیا ہے اور دوسروں نے نہیں مانا۔ معاصر کا یہ کہنا کہ احمدیت اسلام سے کوئی الگ چیز ہے بالبداہت غلط ہے۔ احمدیوں کی الکتاب وہی قرآن کریم ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اتری۔ اور احمدی آپ کو آخری نبی اور خاتم النبیین مانتے ہیں۔ اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو اپنا کلمہ تسلیم کرتے ہیں۔ اس میں ذرا بھی کمی اور بیشی نہیں کرتے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی نئی امت نہیں بنائی جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت سے جدا ہو۔ اگر آپ نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے، تو وہ ”امتی نبوت“ کا دعوےٰ ہے۔ جس کے صاف معنے یہی ہیں کہ جو آپ کو مسلمان نہیں مانتا وہ امتِ محمدیہ سے خارج نہیں ہو جاتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یا آپ کے کسی پیرو نے کبھی یہ نہیں کہا کہ مذہب اسلام ”مردہ“ ہے۔ بلکہ آپ نے ڈنکے کی چوٹ اس زمانہ میں سب سے پہلے یہ اعلان کیا ہے کہ ”اسلام کا خدا زندہ خدا ہے۔ اسلام کا رسول (حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) زندہ رسول ہیں۔ جن کی رسالت قیامت تک قائم رہے گی۔ اور کہ اسلام کی الکتاب قرآن مجید زندہ کتاب ہے، جو قیامت تک ہدایت کے لئے کافی ہے۔ اس میں ایک حرف ایک نقطہ کی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔“

لہٰذا معاصر نے اپنے اس مقالہ میں جو تصور قادیانیت (احمدیت) کا پیش کیا ہے۔ وہ سراسر دھوکا ہے فریب کاری ہے۔ اور حقیقت کا اخفاء ہے۔ معاصر اپنے مقالہ کے آخر میں لکھتا ہے:

”اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسی تدبیر ہے جس کے بروئے کار آنے سے ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگیاں عیسائیت کے شعار اور رسوم و تہذیب سے پاک ہو جائیں اور ان کی جگہ وہ آداب و معاشرت اور تہذیب و تمدن کارفرما قوت بن جائے۔ جو اسلام نے ہمیں عطا کیا ہے۔

اس سوال کا جواب کسی اور کے سامنے کیا ہے۔ اس سے قطع نظر ہمارے نزدیک اس کا صحیح جواب صرف یہ ہے کہ اس ملک میں تجدید ایمان کی ایک زوردار جدوجہد مطلوب ہے جو خالصۃً — اور ہم اس لفظ کو بڑی ہی اہمیت سے استعمال کر رہے ہیں ہر اعتبار سے خالصۃً — طریق نبوت سے ہم آہنگ ہو۔ یعنی ایک ایسی جدوجہد جو قلوب کی دنیا بدل ڈالے۔ جو جذبات کا رُخ پھیر دے۔ جس سے ماحول یکسر تبدیل ہو جائے۔ اور جس کے نتیجہ میں دنیوی زندگی اتنی حقیر ہو جائے کہ اس کے نشیب و فراز کی وقعت ہی ختم ہو جائے۔ اور لوگ آخرت کے شیدائی اور متوالے بن جائیں۔ . . . . . . . . یہ کام جب بھی ہوا ان لوگوں سے ہوگا۔ جو اسلامی دعوت کے کام کو فرضِ منصبی سمجھ کر کریں گے۔ جو پیغمبروں کی اتباع میں ما اسئلکم علیہ من اجر کو جزو دعوت بنائیں گے۔ جو تجارت اور دعوت کے تضاد کو سمجھ کر اس میدان میں قدم رکھیں گے۔ اور جن کی زندگیاں چلتا پھرتا زندہ اور فعال اسلام ہوں گی۔ یہ جو بات کہیں گے دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوگی۔ اور دلوں میں حق کا تیر بن کر اتر جائے گی۔ ان کی مجالست و صحبت زندگیوں کا رُخ بدلنے کا مؤثر ذریعہ ہوگی۔ یہ الفاظ کے گورکھ دھندوں سے پاک بیان کے حامل ہوں گے۔ اور ان میں سے جو کچھ بیان ہوں گے۔ ان کے سادہ الفاظ ادب و بلاغت سے مزین و آراستہ مقالات سے ہزاروں گنا زیادہ مؤثر ہوں گے۔“

ہم معاصر سے سوال کرتے ہیں کہ وہ خدا تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر بتائیں کہ آج اس طرح کا کام کونسی جماعت کر رہی ہے۔ وہ تجاہل عارفانہ کر کے اس سوال کے جواب سے گریز نہیں کر سکتے۔ معاصر سے بھی بڑے بڑوں نے آج کھلم کھلا یہ اعتراف کیا ہے کہ

”پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا جسے فرقۂ قادیانی کہتے ہیں“

زندگی تو یہ تو کی آرزو کرتے بھی ہیں
اور مسیحائے زماں کی سانس سے ڈرتے بھی ہیں

# مُعاشرتی بے اطمینانی کا اسلامی حل

از مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

انسان چونکہ مدنی الطبع واقع ہوا ہے لہذا معاشرہ سے الگ رہ کر ضروریات زندگی کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اسے دوسرے انسانوں کے سہارے اور مدد کا محتاج ہونا پڑتا ہے دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں جو دعویٰ کر سکتا ہو کہ میں بغیر دوسرے انسانوں کی اعانت کے زندہ رہ سکتا ہوں۔ انسان کی حیثیت معاشرہ میں ہاتھ کی پانچ انگلیوں کی طرح ہے جب تک پانچوں انگلیاں مل نہ جائیں انسانی کائنات کی مشینری حرکت میں نہیں آتی اور جس طرح کوئی انگلی اپنی مستقل اور جداگانہ حیثیت نہیں رکھتی۔ جب تک اسے دوسری انگلیوں کا تعاون حاصل نہ ہو۔ اسی طرح معاشرہ کے افراد بھی تعاون و یگانگت سے کام کریں تو زندگی کی گاڑی حرکت میں آتی ہے۔ ورنہ نہیں۔ ابن خلدون اپنے مقدمہ میں لکھتا ہے:۔

"ملک قدرتی وجود ہے انسان کے لئے ـــــ کیونکہ انسانی بقا کا وجود بغیر اجتماع اور اختلاط اور تعاون کے ممکن نہیں تاکہ وہ اپنی روزی حاصل کر سکے۔ اور اپنی ضروریات کو پورا کر سکے"

(مقدمہ ابن خلدون صفحہ ۱۸۷)

پس انسان مجبور ہے۔ بوجہ اپنی طبیعت اور نیچر کے کہ اپنا پڑاؤ بھی باقی مخلوق کے درمیان ڈالے۔ لہذا وہ معاشرہ کی تاروں میں تادم زیست الجھا ہی رہے گا خواہ اسکے دوست اس کے عزیز و اقارب اور اس کے ہمسائے زندگی آرام سے گزارنے دیں۔ یا طرح طرح کی جسمانی و دماغی اذیتوں میں اسے مبتلا کر دیں۔ اسی طرح معاشرہ اس کا خون چوستا رہے گا۔ وہ حسین نیلے جو اس نے کبھی ماں کی بے لوث محبت سے دیکھے تھے وہ ریت کے تودوں کی طرح باد صرصر کے جھکڑوں میں پیوستہ خاک ہو جائیں گے اور اگر وہ اپنی غیر معمولی صلاحیت اور قدرت کی معجزانہ نصرت سے غالب بھی ہو جائے تو ماحول کی مسلسل چوٹوں نے اس کے انسانی جذبات کو کچل دیا ہوگا۔ اب وہ سمندر کی ان بڑی مچھلیوں میں شمار ہوگا۔ جو چھوٹی مچھلیوں کے نگلنے پر اپنی حیات کا انحصار سمجھتی ہیں۔ وگرنہ وہ معاشرہ کا دھتکارا ہوا انسان ہوگا۔ لہذا وہ

ایک زندہ لاش یا عضوِ معطل ہو کر معاشرہ کی متعفن چادر سے لپٹا رہتا ہے کیونکہ وہ مدنی الطبع واقع ہوا ہے۔ وہ اس سے اپنے دامن کو بچا نہیں سکتا۔

دراصل لوگوں نے انسانی اقدار کو صحیح طور پر سمجھنے کی کوشش نہیں کی جن خطوط اور جس نہج پر انسانی معاشرہ کو چلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور جس سانچے میں اسے ڈھالنے کی جدوجہد کی جاتی رہی ہے وہ بے انتہا غلط ہے۔ انسان کا دماغ جب سوسائٹی کی گتھیوں کو سلجھاتا ہوا اپنے مادی معراج کو جا چھوا تو اس نے ماحول کی کشمکش کے حل تلاش کئے۔ مگر قرآن مجید کے پیش کردہ حل فراموش کر دئے۔ اس کا نتیجہ بجز اسکے کچھ نہ نکلا کہ الجھنیں ختم ہونے کی بجائے بڑھتی گئیں۔

معاشرے کی خرابیاں ہمیشہ قومی ترقی پر اثرانداز ہوتی رہی ہیں۔ کسی قوم یا ملک کے متعلق یہ توقع کرنا کہ وہ زندگی کی کشمکش میں کامیاب ہو جائے گا عبث ہے۔ جب تک معاشرہ کی اصلاح نہ ہو اس وقت تک قومی ترقی کی امید نہیں ہو سکتی پس کسی بھی جماعت یا قوم کو اوج ثریا تک لے جانے کے لئے معاشرہ کی خامیوں کو دور کرنا اشد ضروری ہے۔ اس کو نظر انداز کرتے ہوئے تمام توقعات خیال خام ہے کیونکہ بعض اوقات بظاہر عام قومی یا جماعتی سطح پُرسکون ہوتی ہے۔ مگر اندر ہی اندر بغاوت اور سرکشی کا لاوا کھول رہا ہوتا ہے۔ انسان کی طبیعت ایک حد تک سوسائٹی کے کچوکوں کو برداشت کر سکتی ہے مگر اس کے لاشعور میں لاوا کھول رہا ہوتا ہے جو کسی وقت بھی اپنی نکاس کا موقع نکال لیتا ہے۔ پھر صحیح اور غلط میں وہ تمیز نہیں کر سکتا۔ وہ نظام کو درہم برہم کرنے کے لئے اپنی تمام قوتوں کو یکجا کرتا ہے اسکے خیالات بھیانک ہوتے ہیں وہ ماحول اور سماج کی بندشوں کو توڑنے کے لئے تمام طاقتوں کو استعمال میں لاتا ہے۔ اسکے لئے دنیا تاریک ہوتی ہے۔ اور وہ اس میں ایک انقلاب برپا کرنے کا عزم رکھتا ہے۔ پس قومی ترقی کا بنیادی پتھر معاشرہ کی اصلاح ہے۔ جبھی قرآن مجید نے نہایت ہی خوبصورت رنگ میں ہمیں واضح ہدایات دی ہیں۔ سورہ

ماعون میں خدا تعالےٰ فرماتے ہیں ـــــ

ارائیت الذی یکذب بالدین

کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے۔ لغت میں دین کے کئی معنی ہیں جن میں سے بارہ معانی کے متعلق تفسیر کبیر میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ الودود نے روشنی ڈالی ہے میں اس وقت صرف دو معنوں کا یہاں ذکر کروں گا۔

اوّل:۔ "مجھے بتاؤ تو سہی کہ حکومت الٰہیہ کا منکر کون ہے؟"

دوم:۔ "مجھے بتاؤ تو سہی کہ قومی شیرازہ بندی یا دوسرے لفظوں میں مذہبی شیرازہ بندی کا منکر کون ہے؟"

پہلے معنوں کی تشریح کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"گویا حکومت ہو۔ بڑی گہری حکومت حکومت ہو بڑی وسیع حکومت۔ حکومت ہو بڑی معقول حکومت۔ جس کا کوئی حکم بلاوجہ نہ ہو۔ اور جس کا کوئی حکم بلاغرض نہ ہو۔ جس کا کوئی حکم جبری نہ ہو ـــ اور اس میں ان لوگوں کا فائدہ مدنظر ہو جن کو وہ حکم دیا گیا ہے۔" گویا حکومت یا جماعت کے قیام کے لئے مندرجہ ذیل باتیں مدنظر رکھنی پڑتی ہیں:۔

اوّل:۔ گہری حکومت۔ جو سازشوں سے پاک ہو۔ دوم:۔ وسیع حکومت یعنی جس میں اخوت ہو۔ کیونکہ بغیر اتحاد کے وسعت کا تصور ہی محال ہے۔

پھر دوسرے معنوں کی تشریح کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

ـــ "یہ کہ دین کے معنے خدمت کے بھی ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ دان القوم ای خدمھم یعنی دان القوم کے ایک معنے یہ بھی ہوتے ہیں کہ اس نے قوم کی خدمت کی ہے"

پھر آگے جا کر تحریر فرماتے ہیں کہ ـــ

"پس ارأیت الذی یکذب بالدین کے ایک معنے یہ ہوں گے کیا تو بتا سکتا ہے! یا مجھے بتا تو سہی اس شخص کا حال جو قومی خدمت کا منکر ہے ـــ یا دوسرے الفاظ میں یوں کہنا چاہئیے کہ اس کے اندر قومی جذبہ نہیں پایا جاتا۔ یا قومی خدمت کا احساس اسکے دل میں نہیں پایا جاتا"

پس اس آیت کے یہ معنے ہوئے کہ اس انسان نے دین کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی جس کو ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ قومی خدمت بھی کوئی چیز ہے۔ اور قومی خدمت ہے کیا چیز اسکی تشریح اگلی آیت میں فرمائی ـــ

فرمایا:۔ فذالک الذی یدع الیتیم

یتیم (مصدر) کے معنے لغت میں ہیں (۱) الھمُّ (۲) الحاجۃ۔ اسی طرح کہتے ہیں ـــ فی سیرہ یتم ـــ ای ضعف وفتور (المنجد صفحہ ۲۲۷)

یعنی وہ انسان جو شیخیاں تو یہ بگھارتا ہے کہ اسے قومی درد ہے اور اس میں قومی خدمت کا بے لوث اور پُرخلوص جذبہ بدرجہ اتم موجود ہے مگر حالت یہ ہے کہ جب اسکے معاشرہ اسکے ماحول اور اُس کی سوسائٹی میں ذہنی ابتری اور کشمکش ہوتی ہے تو وہ اسے دور کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ وہ آرام کی نیند سو رہا ہوتا ہے مگر اس کا ہمسایہ کوڑی کوڑی کا محتاج ہوتا ہے۔ اور اسکو اپنی اونچی دیواروں سے معصوم بچوں کے بلکنے کی صدائیں سنائی نہیں دیتیں۔ فاقہ کشی سے کراہتی ہوئی انسانیت کی دلدوز چیخیں اُسے متاثر نہیں کرتیں بلکہ جب ایک مغموم ضعیف انسان اسکے در پر اپنی حاجتوں کے مداوا کے لئے آتا ہے تو کیوں ان بوسیدہ اور شکستہ جسموں کو دیکھنے کے بعد ہلکے قہقہے فضا میں بلند ہوتے ہیں گویا انسانیت اور اسلامی معاشرے کی تضحیک ہے تو پھر وہ ان نڈھال گوشت کے لوتھڑوں پر قہقہوں سے نمک پاشی کرتا ہوا اپنی چوکھٹ سے انہیں دھتکار دیتا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں نے ہمارے فرستادہ کی تعلیم کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ بلکہ اسے اپنے عمل ہی سے جھٹلا رہے ہیں۔

پھر فرمایا "ولا یحض علےٰ طعام المسکین"

یعنی وہ امراء جو نعمتوں کی فراوانی سے سرشار ہیں جن کے دستر خوان کئی لذیذ اور مرغن کھانوں سے اٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ انکو اتنی توفیق نہیں ملتی کہ اکثریت جس کو دو وقت کی روٹی بھی میسر نہیں۔ اس کے لئے کچھ حصہ نکال سکیں اور اس طرح وہ معاشرتی تقاضوں کو پورا کریں جبکہ ان کی اپنی راتیں شب عروس ہوتی ہیں۔ ان کے دن خواب شیریں ہیں فرمایا فویل للمصلین وائے ایسے نمازیوں پر" الذین ھم عن صلاتھم ساھون" جو اپنی نمازوں کے مدعا و مقصود سے غافل ہیں۔ ان آیات میں مشرکین۔ کفار یا دہریہ مخاطب نہیں بلکہ مسلمان مخاطب ہیں جو نماز بھی پڑھتے ہیں مگر ریاکاروں کی نماز ان کی ہوس حرص اور زر کی تشنگی دور ہونے میں نہیں آتی۔ اور ان کی دعائیں ذاتی اغراض کے حصول کے لئے ہوتی ہیں جس کا فائدہ محض

ان کی ذات یا ان کے کنبہ تک محدود ہوتا ہے اور یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے نماز کی عظیم الشان مقصود کو سمجھ نہ پایا۔ روح اور اس فلسفہ کو سمجھا نہیں ہوتا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مظلوم ہوں تو ہوں۔ اسلام کی ناؤ بے شک ڈوبے۔ معاشرے کی بوسیدہ لاش سے تو بدبو مرض کو مسموم کرتی رہے مگر ان کا اُلّو سیدھا ہو جائے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور جن کی دعائیں اھدنا الصراط المستقیم بے نتیجہ ہوں۔ آخر میں فرماتا ہے ویمنعون الماعون اور معمولی معمولی بھلائی سے بھی لوگوں کو محروم رکھتے ہیں یعنی اسی پر اکتفا نہیں کرتے کہ چلو کوئی خدمت نہیں ہو سکتی تو کسی کو دکھ نہ دیں مگر ایک طرف ضروریات زندگی کو دبائے رکھتے ہیں اور دوسری طرف لوگوں کی غربت افلاس اور تنگدستی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور دوسروں کی کمزوریوں کی اصلاح کی بجائے ان میں اضافہ کرتے ہیں۔ اپنی مجالس میں ان کو استہزاء اور تمسخر کا نشانہ بناتے ہیں اور اگر کوئی اپنی غلطی کی وجہ سے یا ایسی حرکت کا مرتکب ہو کر جو اس کی اپنی نظر میں صحیح ہو۔ لیکن سوسائٹی یا سوسائٹی کا خاص عنصر اسے معیوب سمجھتا ہو۔ معتوب ہو جائے تو اس کی حوصلہ افزائی کرنے کی بجائے اس کو جسمانی اور ذہنی اذیتیں دینے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ پس ایسے لوگ خواہ کتنا ہی بلند دعویٰ کرتے ہوں۔ کس قدر ڈینگیں ماریں۔ مگر جب تک سوسائٹی اور معاشرہ خراب ہے اس وقت تک کسی بھی جماعت یا قوم کا ترقی سے ہم آہنگ ہونا مجذوب کی بڑ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

چونکہ مذکورہ بالا باتیں غربا اور محتاج اور ادنیٰ لوگوں کے دلوں میں دشمنی۔ نفرت کدورت اور حقارت کے جذبات کو برانگیختہ کرتی ہیں۔ ایسا معاشرہ شروع شروع خلوت میں اور رفتہ رفتہ جلوت میں بھی اپنے دبے ہوئے خیالات کا اظہار کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ بظاہر غریب کی کوئی وقعت نہیں مگر ان کا اتفاق گندھکی مادہ سے زیادہ طاقت رکھتا ہے اور اگر یہ ردِ عمل بڑھتا اور زور پکڑتا چلا جائے تو بالآخر قومی عنصر متزلزل ہو کر دھڑام سے نیچے آ رہتا ہے۔ یہی خدا تعالیٰ نے کس قدر بیّن الفاظ میں معاشرتی زندگی کا نقشہ کھینچا ہے۔ کہ جس میں ذرا بھی قومی شعور ہے۔ پہلے وہ معاشرے کی فکر کرے گا۔ آپس میں محبت اور اخوت کے برتاؤ کا سبق دیگا حسد اور عناد کی آگ کو ٹھنڈا کرے گا۔

تب اس کی قوم بڑھتی بڑھتی آسمانی رفعتوں سے ہمکنار ہو جائے گی۔

چنانچہ معاشرہ اقتصادی بے اطمینانی سے دوچار ہو اور اس کے ساتھ دوسری بیماریاں بھی جنم لے رہی ہوں۔ مثلاً بدظنی بے انصافی۔ غیبت اور باہمی رواداری کا فقدان تو قوم و ملت ایک ایسے تاریک غار کی طرف بڑھ رہی ہوتی ہے۔ جس کا تصوّر بھی کپکپی پیدا کر دیتا ہے۔ مذکورہ بالا بیماریاں بڑے مہلک اثرات اپنے اندر لئے ہوئے ہوتی ہیں۔ جن کے دور رس نتائج جہاں افراد کی عائلی زندگی کے سکون کو لوٹ لیتے ہیں وہاں ملت کی حیات اجتماعی کی جڑوں پر بھی تبر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ سب سے پہلے بدظنی کو لیجئے اسلام نے اس کا نہایت شدت سے تدارک کیا ہے۔ بدظنی برائی کا ایک ایسا شجر خبیثہ ہے جس کی شاخیں چاروں اکناف میں پھیلتی اور عوام کے انفرادی اور اجتماعی۔ ذہنی سکون اور اطمینان کو نگلتی چلی جاتی ہیں۔

اس کے بعد بے انصافی کو لیجئے۔

عموماً انصاف کے مفہوم کے ساتھ کسی بڑے امر کا تصور ذہن میں قائم کر لیا جاتا ہے۔ گویا عادل وہ ہے جو کورٹ قضاء یا عدالت کا منصفانہ اور عادلانہ فیصلہ سنائے۔ لیکن روزمرہ کے امور میں انصاف کا دامن جھٹک دیا جاتا ہے۔ کیونکہ ایسی جگہ انصاف کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔ منصف تو وہی ہوگا جو ملکی اور قومی معاملات میں بھی عادلانہ فیصلہ سنائے۔ اور انفرادی طور پر غریب ہو۔ یا اوسط طبقہ کا فرد اس کا انصاف سب کے لئے یکساں ہو۔ معمولی معمولی امور میں بھی انصاف کا دامن اس کے ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ کیونکہ اگر غرباء اور مساکین کے حقوق کو اس لئے نظر انداز کر دیا جائے کہ وہ کوئی اہمیت نہیں رکھتے تو اس کا نتیجہ عدم اعتماد کی صورت میں برآمد ہوگا۔ سوسائٹی کا کوئی فرد دوسرے پر اعتماد نہیں کرے گا۔ اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کرے گا۔ کیونکہ اُسے اس امر کا خیال ہوگا کہ قانون کی مشینری میرے لئے حرکت میں نہیں آئے گی۔ اس کی نظروں میں قانون کی حیثیت عنکبوت کے جالے کی سی ہو جائے گی جس کے شکنجہ میں کمزور تو آ جائے اور طاقتور اپنی قوت کے بل بوتے پر ان تاروں کو تار تار کر دے۔ لہذا بے انصافی عدم اعتماد پیدا کرتی ہے اور عدم اعتماد لاقانونیت کی آبیاری کرتا ہے۔

ابن خلدون لکھتا ہے کہ کسی بھی ملک کو انتہائی عزت حاصل نہیں ہو سکتی جب تک شریعت کا اس میں سترہ نہ ہو۔ اور جس میں خدا تعالیٰ کی اطاعت کا جوا لوگوں کی گردنوں پر نہ ہو۔ اور جس میں ماتحتوں کا خیال نہ رکھا جاتا ہو۔ اور شریعت کا قیام ممکن نہیں جب تک حکومت حاصل نہ ہو (یہ بات ایک لحاظ سے صحیح ہے کیونکہ مذہب جس وقت تک بے سروسامانی کی حالت میں ہوتا ہے افراد کے لئے خصوصاً اور اکثریت کے لئے عموماً جذب اور کشش کا باعث نہیں بنتا) اور ملک کو عزت نہیں مل سکتی۔ جب اس ملک کے عوام و خواص معزز نہ ہوں اور عوام و خواص معزز نہیں ہو سکتے جب تک مال کی فراوانی نہ ہو۔ اور مال کی فراوانی ممکن نہیں جب تک ملک میں صنعت و حرفت۔ تجارت و زراعت عام نہ ہوں۔ اور صنعت و حرفت اور تجارت و زراعت عام نہیں ہو سکتیں جب تک عدل نہ ہو گا (مقدمہ ابن خلدون ص ۳۹)

پس عدل ذہنی سکون و طمانیت بخشتا ہے۔ اور لاقانونیت اور عدم اعتماد کی متعدی بیماری کے لئے یہی ایک اکسیر ہے۔ جب لوگوں کو یہ احساس ہوگا کہ ہمارے روز و شب عدل کے سائے میں بسر ہو رہے ہیں اس وقت وہ تمام قربانیوں کے لئے مستعد ہوں گے اور بغیر کسی تذبذب و تامل کے سب سے پہلے اپنے وجود کو قوم و ملت کے لئے پیش کریں گے۔

اس کے بعد غیبت کو لے لیں۔ غیبت بھی معاشرہ کے لئے زہر ہلاہل کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ ایک ایسا تلخ گھونٹ ہے جسے معاشرہ ہنسی ہنسی اپنے گلے میں انڈیلتا ہے اسی وقت اس میں ضعف اور فتور واقع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ چند لوگ کسی ہوٹل، مجلس یا کلب میں بیٹھ جاتے ہیں۔ کوئی علمی دینی یا سیاسی موضوع زیر بحث نہیں۔ بلکہ چند افراد پر طعنے اور آوازے کسے جا رہے ہیں۔ ان کی برائیوں کو چسکے لے لے کر بڑے افسانوی انداز اور لچھے دار الفاظ میں بیان کیا جا رہا ہوتا ہے۔ یا کچھ لوگ کسی کمرے میں مصروف گفتگو ہیں پان کی گلوریوں کی سرخ سرخ پیک کے ساتھ غیبت کے مسموم گھونٹ بھی حلق سے اتر رہے ہوتے ہیں۔ جن میں خون سے زیادہ سرخی ہوتی ہے۔ کیونکہ معاشرہ کے ایک فرد اپنے بھائی کی شاہ رگ کاٹ جاری ہوتی ہے۔ بہر حال اس گھناؤنے اور بھیانک فعل کے لئے مجلسیں جمتی ہیں۔ ان مجلسوں کی تزئین اور سجاوٹ کے لئے کبھی تو گرم گرم چائے کی پیالیاں مہیا کی جاتی ہیں اور کبھی قوس قزح کے رنگوں کے شربتوں کے کھنکتے گلاس جن کی ٹکراتی ہوئی آواز کے شور میں دم توڑتے ہوئے خنجر کے اچھو سنائی نہیں دیتے۔

محفلیں مرصع ہوتی ہیں تو پھبتیوں سے۔ ان میں دلچسپی پیدا ہوتی ہے تو طنز سے۔ ان میں لطف آتا ہے تو غیبت سے۔ معاشرہ کے تمام افراد ان ہی چیزوں کے لرزہ خیز دھماکوں میں امن و سکون اور امید کی شمعیں جلانے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ نہ صرف شیرازہ بندی کو توڑ رہے ہوتے ہیں بلکہ اپنے لئے خود تباہ کن جال بن رہے ہوتے ہیں۔

پس غیبت بھی ایک زہر آلود خنجر ہے جو کسی بھی وقت معاشرہ کی صحت مندی کی گردن کاٹ کر رکھ سکتا ہے۔

تیسری چیز جس سے معاشرہ بگڑتا ہے وہ باہمی محبت اور اخوت کا فقدان ہے اور یہ عبارت ہے خود غرضی اور عدم ایثار سے۔ چار سُو نفسا نفسی کا سماں بندھا ہوا ہوتا ہے۔ کسی گوشہ اور کسی بھی کونہ میں رواداری کی کرن نظر نہیں آتی۔ لوگ چڑھتے سورج کی پوجا کرتے ہیں۔ ہوا کا رخ دیکھتے ہیں اور پانی کے بہاؤ کے ساتھ اپنے ضمیر کی کشتی کے لنگر کھول دیتے ہیں۔ آج ایک بر سر اقتدار ہستی کے غلام ہوں گے۔ تو کل زر کی جھنکار میں کسی اور کے ہاتھوں میں بک چکے ہوں گے۔ ان کے دل میں کبھی بھی معاشرہ کی بدحالی کو دور کرنے کا جذبہ انگڑائی نہ لے گا۔ ان کو نہ تو انسانوں سے محبت ہوگی اور نہ ہی [illegible] سے ان کی جبینوں کی شکنوں میں حرص جاہ و مال پنہاں ہوگی۔ حالانکہ اسلام نے مکمل اور عالمگیر رواداری۔ محبت، اخوت، اور امن کی تعلیم دی ہے۔ اسلامی معاشرہ میں کوئی بھی انسان عضو معطل ہو کر نہیں رہ سکتا۔ اس طرح مال و دولت اور حشمت و ثروت کا ایک ایسا چکر چلتا ہے کہ ہر شخص کو اس کی ضرورت اور استعداد کے مطابق پورا پورا ملتا چلا جاتا ہے۔ پھر اسلامی معاشرہ اتنی ہمہ گیر اخوت ہے کہ دو انسان باہم یوں نظر آتے ہیں۔ گویا انہوں نے ایک ہی ماں کے پیٹ سے جنم لے کر ایک ہی چھاتی سے دودھ پیا ہو ہر ایک فرد دوسرے کا ہمدرد و غمخوار۔ ہر ایک کی تکلیف میں باقی برابر کے ساجھی اور ہر ایک کی خوشی دوسروں کے لئے باعث مسرت ہے۔ ہمسایہ پرسکون نیند کے مزے لے رہا ہو۔ یہی دوسروں کے لئے پھولوں کی سیج ہے۔ اسلامی معاشرہ میں ایک

## درخواست دعا

میں عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہوں اور میری بڑی لڑکی سردار بیگم کو سر درد کی تکلیف رہتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین (از منشی عبداللہ۔ کوٹ عبداللہ منشی [illegible])

بھائی کے دکھ کو دیکھ کر ہر ایک کے دل میں ٹیس اُٹھتی ہے۔ ہر فرد اپنا فرض سمجھتا ہے۔ کہ اس کی تکلیف میں اس کی مدد کرے۔ اور اس کے مصائب کو دور کرنے کے لئے ہمہ تن مصروف ہو جائے۔

پس اسلامی معاشرہ میں برابری ہے محبت ہے اور لچک ہے مساوات ہے۔ ہر طرف بھائی چارہ ہے۔ اخوت ہے۔ اور برادری ہے۔ اسلام نے ہی ہمیں سمجھایا ہے۔ کہ تم عبث ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار ہو۔ دنیا چندروزہ ہے۔ انسان ایک دفعہ مرنے کے بعد دوبارہ اس دھرتی پر نہ لوٹے گا۔ ایک ہچکی سے اس کی سانس کا سلسلہ ختم ہُوا تو ہمیشہ ہمیش کے لئے اس مادی دنیا سے اس کا رشتہ ٹوٹ گیا —— ہاں یہاں سے اٹھ جانے کے بعد ایک اور حیات ملتی ہے۔ حیات سرمدی جہاں نہ باہمی کدورت ہوگی نہ کینہ نہ حرص اور ہوس بلکہ محبت ہی محبت اور اخوت ہی اخوت چار سُو جلوہ فرما ہوگی۔

پس ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا کہ اتنی پچاس یا ساٹھ ستر سال کی یہ زندگی پیار اور محبت سے گزارو۔ محبت کا جواب محبت سے دو۔ مذہب۔ دین اور انسانیت کی بے لوث خدمت کرنے کی عادت ڈالو۔ تمہارے جذبات لطیف ہوں۔ اور تمہارا دل نرم۔ تم حامی ہو۔ فلاح وبہبود انسانیت کے۔ عالمگیر رواداری کو فروغ دو شراب محبت والفت پیو اور پلاؤ۔ اس دکھی دنیا کی بے چین فضاؤں میں سکھ اور چین کے نغمے بکھیر دو۔ کہ "لمن خاف مقام ربہ جنتان" کے مصداق یہ دنیا ہی جنت کا نمونہ بن جائے۔ اور اسلامی معاشرہ کے رہنے والے اس جنت کے بھی وارث ہوں اور اگلی جنت بھی ان کا استقبال کرے۔

## درخواست دعا

میں ایک لمبے عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلا آ رہا ہوں۔ صحت بہت کمزور ہو گئی ہے اور یوں بھی بوڑھا ہوں چلنا پھرنا مشکل نظر آ رہا ہے۔ اس لئے تمام احباب جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ میری کامل صحت کے لئے دعا فرماویں۔

خاکسار ڈاکٹر نور الدین بدوملہی ضلع سیالکوٹ

# تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کیلئے عطیہ جات

(از مکرم بابو قاسم دین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۶۱ء سے قائم ہو چکا ہے محکمہ تعلیم کے تعلیمی کمیشن کے ممبران نے مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۶۱ء کو اس کالج کا معائنہ کیا امید ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے عارضی منظوری ہو چکی ہے۔

ہم نے کالج کے لئے ہوسٹل۔ پرنسپل صاحب اور پروفیسر صاحبان کے لئے کوارٹرز اور مڈل سکول کا حصہ از سر نو تعمیر کرانا ہے جس کے لئے کافی روپیہ کی ضرورت ہے احباب علاقہ نے حتی المقدور امداد فرمائی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

مکرم ومحترم جناب ناظر صاحب تعلیم ربوہ۔ اور محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب پراونشل امیر نے اس قومی ادارہ کے لئے جو کہ تعلیمی لحاظ سے بہت پس ماندہ علاقہ میں ہے اور خدمت خلق کے جذبہ کے ماتحت جاری کیا گیا ہے۔ مخیر اور وسیع القلب احباب سے عطیہ جات کی اپیل کی ہے۔ چنانچہ بمشورہ محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب (اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمادے) یہ خاکسار۔ چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ داتہ زید کا۔ اور چوہدری خلیل احمد صاحب سہار مورخہ ۱۵/۱۲/۶۱ بروز اتوار بذریعہ تیزگام حیدرآباد سندھ گئے۔ اور وہاں صبح ۷ بجے پہنچ گئے۔ مکرم ومحترم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ ابن چوہدری عبد اللہ خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جیپ لے کر ریلوے سٹیشن پر تشریف لائے۔ حیدرآباد میں چوہدری رشید احمد صاحب کاہلواں لوطکہ اسٹیٹ۔ سندھ بھی مل گئے۔ ہم نے روزانہ سفر قریباً ۶۰-۷۰ میل بذریعہ جیپ کیا۔ اور مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ ہر روز ہمارے ساتھ رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ یہ بہت مخلص۔ ہونہار اور مؤدب نوجوان ہیں۔ انہوں نے ہم کو حیدرآباد ۱۶/۱۲ کو لے گیا۔ اور ۱۹/۱۲ کی شام کو حیدرآباد لا کر الوداع کیا۔ ان چاروں دن پٹرول بھی انہوں نے اپنے پاس سے خرچ کیا۔ ہم حیدرآباد سندھ میں اپنے چند مخلص اور مخیر احباب کو ملے۔ ہم نے کالج کے لئے اپیل کی چونکہ جماعت کے سامنے بحیثیت جماعت نہیں کی ہے۔

مندرجہ ذیل احباب نے فراخ دلی اور خندہ پیشانی کے ساتھ کالج کے لئے عطیہ جات دئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

۱۔ نواب زادہ چوہدری محمد سعید صاحب باجوہ حیدرآباد -/۱۰۰۰
-/۵۰۰ جلسہ سالانہ -/۵۰۰ مئی ۱۹۶۲ء

۲۔ چوہدری رشید احمد صاحب کاہلواں لوطکہ اسٹیٹ -/۲۵۰۰
نقد -/۱۰۰۰ -/۱۵۰۰ مئی ۱۹۶۲ء

۳۔ چوہدری عزیز احمد باجوہ لاہینی اسٹیٹ -/۲۵۰۰
نقد -/۱۰۰۰ -/۱۵۰۰ مئی ۱۹۶۲ء

۴۔ چوہدری نذیر احمد باجوہ بچیرا اسٹیٹ -/۵۰۰ نقد

۵۔ چوہدری شہاب الدین صاحب کوٹ باغ الدین -/۵۰۰
جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۶۱ء

۶۔ چوہدری نبی بخش صاحب سہار میرپور خاص -/۱۰۰۰
ادائیگی ہفتہ عشرہ میں۔

۷۔ چوہدری علی احمد صاحب باجوہ میرپور خاص -/۱۰۰۰
نقد -/۳۰۰ -/۷۰۰ دسمبر ۱۹۶۱ء

۸۔ چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ حیدرآباد -/۲۰۰ نقد

۹۔ چوہدری شریف احمد صاحب منٹگمری -/۵۰۰
-/۲۵۰ مارچ -/۲۵۰ اپریل

مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو ہم چوہدری محمد علی صاحب باجوہ رئیس نواب شاہ۔ سندھ جو کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مخیر اور مخلص احمدی ہیں کی خدمت میں حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ ان کے مال میں بہت فراخی دیوے ان کو کالج گھٹیالیاں کے لئے ایک کمرہ بلاگت -/۶۰۰۰ تعمیر کرا کر دینے کی درخواست کی۔ آپ نے دسمبر ۱۹۶۱ء کے پہلے ہفتہ میں اپنی رضامندی کا اظہار بمقام داتا زید کا اپنے آبائی وطن۔۔۔ میں آ کر کرنے کا ارشاد فرمایا۔ محترم چوہدری صاحب نے اپنے گاؤں داتا زید کا میں پرائمری سکول کی عمارت اپنے خرچ مبلغ -/۶۰۰۰ پر بنوا کر ایک صدقہ جاریہ کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرماوے۔ آمین

مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو ہم محترم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری کی معیت میں چوہدری غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اوکاڑہ ابن حضرت چوہدری محمد عبد اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملے۔ اور کالج کے لئے ایک کمرہ تعمیر کرا کر دینے کی تحریک کی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے صحابی ہیں۔ اور بہت پایہ کے بزرگ ہیں۔ آپ نے بحیثیت سربراہ خاندان حضرت مولوی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلسہ سالانہ پر کمرہ کی تعمیر کی لاگت -/۶۰۰۰ کی رقم فراہم کر کے عطا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی جدوجہد میں برکت ڈالے۔ آمین

مکرم چوہدری نبی بخش صاحب سہار کا آبائی وطن چندر کے منگولے تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ ہے۔ آپ بہت مخلص۔ مخیر اور مہمان نواز ہیں۔ ان میں قومی خدمت کا جذبہ بہت وسیع ہے۔ ان کے دل میں وطن کی محبت بھی موجزن ہے۔ آپ نے خندہ پیشانی اور محبت بھرے الفاظ میں فرمایا۔ کہ آپ احباب نے میرپور خاص آ کر اس نیک مقصد کی تحریک کر کے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے اور توجہ دلائی ہے۔ میں آئندہ ہر سال اپنے اس کالج کی امداد کیا کروں گا۔ اور اپنی زکوٰۃ کی رقم وہاں ہی دیا کروں گا۔ آپ نے بہت گرم جوشی کے ساتھ ہمارا خیر مقدم کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

مکرم چوہدری علی احمد صاحب کا آبائی وطن داتا زید کا۔ تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ ہے۔ آپ نے اپنے سادہ انداز اور مخلصانہ طریقہ پر اپنے وطن میں کالج کھلنے کا خیر مقدم کیا۔ اور محبت آمیز جذبہ سے فرمایا کہ میں آئندہ ہر سال اس کالج کی امداد کیا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے مال میں برکت ڈالے۔

مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ لاہینی اسٹیٹ۔ نواب زادہ چوہدری محمد سعید صاحب حیدرآباد اور چوہدری مختار احمد صاحب نواب شاہ کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہماری ہر رنگ میں دلجوئی اور عزت افزائی کی اور پورے طور پر مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل سے خط وکتابت کیا کریں۔

## انعام ملنے پر مساجد ممالک بیرون کا حق ادا کرنیکی نیک مثال

مکرم عبدالمنان صاحب سیکرٹری مال کنڈیاں مساجد ممالک بیرون کے لئے مبلغ پچاس ۵۰ روپیہ کا وعدہ ارسال فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :

"یہ رقم انعام کی ہے جو گورنمنٹ کی طرف سے ملے گی۔ عنقریب ملنے پر ارسال کر دوں گا"

قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ یہ مثال ہمیں ہمارے اس فرض کی طرف توجہ دلا رہی ہے کہ ہر خوشی کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے گھر کا حق ضرور ادا کرنا چاہیئے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

## ایک اہم علمی لیکچر

سائنس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ۱۸ نومبر سنہ ۱۹۶۱ء شام کے ۴ بجے کیمسٹری تھیٹر میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حبیب اللہ خانصاحب ایم ایس سی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج نے "راکٹ اور مصنوعی سیارے" کے موضوع پر ایک تقریر فرمائی۔ صدارت کے فرائض بشیر احمد صاحب اختر بی۔ ایس سی سیکنڈ ایئر نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد پروفیسر صاحب نے اردو زبان میں راکٹ کی مختصر سی تاریخ بیان کرتے ہوئے ذکر کیا کہ ٹیپو سلطان نے سرنگا پٹم کی لڑائیوں میں انگریزوں کے خلاف راکٹ استعمال کئے جو بہت کامیاب ثابت ہوئے۔ اس کامیابی سے متاثر ہو کر انگریزوں نے یہی حربہ نپولین کے خلاف بحری لڑائیوں میں استعمال کیا۔ راکٹ کا تاریخی ارتقاء بیان کرنے کے بعد پروفیسر صاحب موصوف نے دوسری جنگ عظیم میں جرمن وی ٹو راکٹوں کا ذکر کیا اور پھر متعدد خاکوں کے ذریعہ راکٹ کے اصول۔ اس کی ساخت اور طریق استعمال کی وضاحت کی۔ اس کے بعد صاحب موصوف نے مصنوعی سیاروں کی افادیت اور ان کے قیام کی شرائط کی توضیح کی۔ یہ تقریر ایک گھنٹہ جاری رہی اور بہت دلچسپی سے سنی گئی۔ تقریر کے بعد طلبہ نے متعدد سوالات دریافت کئے جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ صاحب صدر کے ریمارکس کے بعد مجلس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔ (سیکرٹری)

## ضروری اطلاعات

**۱۔ داخلہ سی ایس ایس اگزیمینیشن کلاس** { ٹرم ۱۲/۱/۶۱ تا ۱۵/۲/۶۲۔ آغاز انتخاب ۱۲/۱/۶۱ء۔ فیس ٹرم برائے لازمی مضامین ۹۰/۵۰ بصورت اختیاری ۱۰/ ماہوار فی مضمون۔ درخواستیں بنام ہیڈ ڈائریکٹری ایس ایس امتحان کلاس۔ یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور۔ (پ رٹ ۲۰/۱۱/۶۱)

**۲۔ وظائف برائے غیر ملکی تعلیم** { ویسٹ پاکستان ایگریکلچرل یونیورسٹی لائلپور کی طرف سے برائے تعلیم یو ایس اے۔ مضامین :۔ (۱) ایگریکلچر (۲) اینیمل ہسبنڈری (۳) ویٹرنری سائنس (۴) ایگریکلچرل انجینئرنگ (۵) ایگریکلچر ٹیکنالوجی و اوول سوٹنا لوجی۔ شرط :۔ پانچ سالہ یونیورسٹی نوکری لازم۔ درخواستیں ۱۰/۱۲/۶۱ تک بنام وائس چانسلر ویسٹ پاکستان ایگریکلچرل یونیورسٹی لائلپور (پ۔ ٹ ۲۰/۱۱/۶۱)

**۳۔ ٹریننگ کورس فزیوتھیریپی** { دو سالہ کورس۔ آرمڈ فورسز انسٹیٹیوٹ آف فزیوتھیراپی لاہور کینٹ انڈر ڈیپارٹمنٹ وار لاہور میں۔ شرائط :۔ ایکس سروس مین۔ ایکس سروس مین یا ان کے بچے میٹرک یا پی اے فرسٹ کلاس انگلش و رومن اردو سندات۔

درخواستیں ۵/۱۲/۶۱ تک بنام سیکرٹری ڈی ڈبلیو ایس آر فنڈز ہار سے سٹریٹ راولپنڈی کی خادم درخواست انفرادی بھرتی سے ہیں۔ (پ ٹ ۲۰/۱۱/۶۱) (ناظر تعلیم)

## درخواست دعا

مکرم چوہدری منیر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ خانیوال چک ۹۳ کو جاتے ہوئے سائیکل سے گر گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے سر پر دو انچ زخم ہو گیا ہے اور گلے کی ہنسلی ٹوٹ گئی ہے۔ وہ سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

## اپیل برائے چندہ تعمیر مسجد دارالنصر غربی ربوہ

مرکز کی منظوری سے محلہ دارالنصر غربی میں ایک مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے ابتدائی تخمینہ کے مطابق اخراجات کا اندازہ دس ہزار روپیہ ہے ربوہ کے علاوہ سندھ۔ کراچی کوئٹہ کی جماعتوں کو بھی اس صدقہ جاریہ میں شامل کرنے کی نظارت بیت المال سے اجازت لی جا چکی ہے۔

اس سلسلہ میں الحاج حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری چندہ کی فراہمی کا کام سرانجام دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت ڈالے ویسے تو کسی مسجد کی تعمیر میں حصہ لینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق جنت میں گھر بنانے کے مترادف ہے لیکن مرکز کی مساجد کی تعمیر میں حصہ لینا اللہ تعالیٰ کی خاص برکات کا مستحق بنا دیتا ہے لہذا میں دوستوں سے پر زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں اسوقت تک یکصد یا اس سے زیادہ روپیہ عطا کرنے والوں کی تعداد ۲۶ ہے ایسے اصحاب کے نام مسجد میں نمایاں طور پر کندہ کروائے جائینگے۔

نوٹ یہ چندہ صرف نظارت بیت المال کی مطبوعہ رسید بکس پر لیا جاتا ہے

(محمد ابراہیم بھامبڑی صدر دارالنصر ربوہ)

## وعدہ کے ساتھ نقد ادائیگی کی قابل قدر مثالیں

مکرم احمد دین صاحب سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ جہلم حسب ذیل مجاہدین کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ انہوں نے وعدہ کے ساتھ ہی ادائیگی کا نیک نمونہ ظاہر فرمایا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

| نام | رقم |
|---|---|
| ۱۔ لیڈی ڈاکٹر مکرمہ سلیمہ اختر صاحبہ | ۱۷۵ — ۰۰ |
| ۲۔ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب | ۱۷ — ۰۰ |
| ۳۔ " شہزادہ محمد عثمان صاحب | ۱۶ — ۰۰ |
| ۴۔ مکرم خواجہ محمد صادق " | ۹ — ۲۵ |
| ۵۔ " ڈاکٹر نور الٰہی " | ۵ — ۰۰ |

(وکیل المال تحریک جدید)

مکرم چوہدری فضل کریم صاحب سیکرٹری تحریک جدید لائل پور شہر ۲۲۷۔۰۰ روپے کے وعدہ جات بھجواتے ہوئے مطلع فرماتے ہیں کہ حسب ذیل مخلصین نے وعدہ کے ساتھ ہی نقد ادائیگی فرما دی ہے۔ قارئین کرام سے ان کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے۔

| نام | رقم |
|---|---|
| بھائی غلام محمد صاحب جلد ساز | ۸ — ۰۰ |
| محمد علی صاحب طاہر معہ اہلیہ ۲/۳ ۱/۱۲ + ۱/۷ | ۵۱ — ۰۰ |
| شیخ رشید احمد صاحب کپور تھلوی معہ اہلیہ صاحبہ | ۱۸ — ۰۰ |
| مولوی فضل الدین صاحب ہنگوی منجانب آنحضرت صلعم و خود و بنت | ۱۹ — ۰۰ |
| ڈاکٹر امین احمد بن عامر | ۱۱ — ۰۰ |
| ملک عبدالمجید صاحب | ۷ — ۸ |
| حاجی عبدالطیف صاحب قائد خدام الاحمدیہ | ۶ — ۰۰ |
| شیخ محمد اکرم صاحب | ۲۰ — ۰۰ |
| شیخ حشمت اللہ صاحب | [illegible] — ۰۰ |
| شیخ عبدالعزیز صاحب | ۱۰ — ۰۰ |
| بچگان محمد علی صاحب طاہر | ۷ — ۱۴ |
| والدین صاحب " " | ۵ — ۰۱ |
| شیخ عبدالمجید صاحب | ۱۷ — ۰۰ |
| عبدالغنی صاحب میونسپل کمیٹی | ۵ — ۱۰ |

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

## نئے سال کی اطلاع پاتے ہی چندہ ادا کر دیا
## ایک مخلص خاتون کا قابل قدر نمونہ

مکرم نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گنگا پور مطلع فرماتے ہیں کہ مکرمہ جنت بی بی صاحبہ بیوہ نے وعدہ کے ساتھ ہی ۵۰/- روپیہ تحریک جدید کے نئے سال کا چندہ ادا فرما دیا ہے جو منی آرڈر کر دیا گیا ہے۔

قارئین کرام سے ہر دو مخلصین کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز جملہ مستورات جماعت احمدیہ سے گذارش ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسی ہی مسابقت کی روح کا مظاہرہ فرمائیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

# وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

**نمبر ۱۶۳۳۹:** میں رفیق احمد طارق ولد حاجی محمد الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۷/۱۹۶ انیو کیمپ پی ای۔ ایف ماری پور کراچی ۱۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ر اکتوبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۱۴۵/۸ روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ فقط ۲ر اکتوبر ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ رفیق احمد طارق بقلم خود
گواہ شد: مرزا مبارک بیگ سیکرٹری وصایا حلقہ ماری پور کراچی ۱۳
گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

## محمد بن قاسم کے دور کی مسجد

ملتان ۲۲ر نومبر۔ محکمہ آثار قدیمہ کے ایک ماہر نے ہفتہ کے روز جھوڑی سرائے میں قدیم دور کی ایک خستہ اور ٹوٹی پھوٹی مسجد کا تفصیل سے معائنہ کیا اور اس کے مختلف حصوں کی تصاویر لینے کے علاوہ مسجد کی تعمیر میں استعمال ہونے والی اینٹوں اور لکڑی کے نمونے لیبارٹری میں تجزیہ کے لئے حاصل کئے تاکہ اندازہ لگایا جا سکے کہ مسجد کب تعمیر کی گئی تھی جھوڑی سرائے کی یہ مسجد برصغیر پاک و ہند کی سب سے پہلی مسجد بیان کی جاتی ہے۔

محکمہ آثار قدیمہ کے ماہر مسٹر واحد بلقی نے مسجد کے نواح میں رہنے والے لوگوں کو بتایا کہ ظاہری معائنہ سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مسجد اسی دور میں تعمیر کی گئی تھی جس کا ذکر دیوار میں نصب شدہ تختی میں کیا گیا ہے۔ تختی پر یہ بھی تحریر ہے کہ اس مسجد کا سنگ بنیاد

**نمبر ۱۶۳۴۰:** میں زہرہ فاطمہ زوجہ بشیر احمد صاحب اختر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شملہ بیلڈنگ ہاؤس بالمقابل مسجد سلیمانی کلیٹن روڈ کوارٹرس نیو ٹاؤن کراچی ۵ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ر جولائی ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱۔ میرا حق مہر مبلغ پانچصد روپے بذمہ خاوند ہے میرا زیور بتفصیل ذیل ہے کانٹے طلائی ایک جوڑی ۲۔ نتھ طلائی ایک عدد وزن ۱ ۳/۴ تولہ قیمت -/۲۲۰ روپے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۱۲ر جولائی ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ نشان انگوٹھا زہرہ فاطمہ
گواہ شد عبدالباسط مربی جماعت احمدیہ کراچی
گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔
گواہ شد۔ بشیر احمد اختر خاوند موصیہ

محمد بن قاسم نے رکھا تھا۔

یہ مسجد خستہ ہونے کے باعث بیسیوں برسوں سے ویران پڑی تھی لیکن گذشتہ دنوں اس کی از سر نو تعمیر کے لئے جب مسجد کی خستہ دیوار کو گرایا گیا تو ملبہ میں سے ایک تختی بھی ملی جس پر محمد بن قاسم کا نام درج تھا مزید تحقیقات کے دوران معلوم ہوا کہ یہ مسجد ہندوستان کے پہلے مسلمان فاتح نے تعمیر کرائی۔

# امتحانوں میں ناجائز وسائل اختیار کرنے کی ساڑھے سات سو شکایات

## نئی پود میں غیر آئینی ذرائع استعمال کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے

لاہور ۲۲ر نومبر۔ ثانوی درجہ تک امتحانات کے دوران ناجائز وسائل اختیار کرنے والے ساڑھے سات سو امیدواروں کے خلاف شکایات پر سہ رکنی ڈسپلن کمیٹی عنقریب غور کرے گی۔ یہ تعداد پچھلے برس کی نسبت قدرے بڑھ گئی ہے۔ کمیٹی کے علم میں ایسے متعدد واقعات لائے گئے ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ غیر آئینی ذرائع سے پرچے حل کرنے کا رجحان نئی پود میں روز افزوں ہے۔

ناجائز وسائل کے انسداد کی کمیٹی نے اپنا نیا نام ڈسپلن کمیٹی حال ہی میں تجویز کیا ہے۔ ثانوی تعلیم بورڈ کی تشکیل سے اب تک پرانا نام رائج تھا۔ نام کی تبدیلی کا مسئلہ کمیٹی کے ارکان کے زیر غور کئی دفعہ آیا۔ لیکن کوئی موزوں مختصر نام طے نہیں ہو پایا تھا۔

پتہ چلا ہے کہ سہ رکنی کمیٹی نے بعض امیدواروں کی اچھوتی چالاکیوں کا سراغ لگایا ہے جو وہ امتحانی پرچے حل کرنے کے دوران آج کل اختیار کرتے ہیں کمیٹی کے بعض ارکان کا کہنا ہے کہ امیدواروں کے نگرانوں اور ممتحنوں کو جل دینے کے نئے جوں جوں نئے ڈھنگ اختیار کئے جا رہے ہیں۔ نگرانی کے فرائض ادا کرنے والوں کا کنٹرول اتنا ہی کمزور ہو رہا ہے۔ بعض شکایات پر غور کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ اگر امتحان کے کمرہ میں نگرانی کے دوران معمولی مستعدی سے کام لیا جاتا تو امیدواروں کو ناجائز وسائل اختیار کرنے کی مہلت نہیں مل سکتی تھی۔ متعدد شکایات نگرانوں کی بجائے ممتحنوں نے کمیٹی کو بھجوائی ہیں

عام تاثر کے مطابق طالبات طلبہ کے مقابلہ میں زیادہ محنتی اور مطالعہ میں باقاعدہ ہوتی ہیں۔ تاہم ڈسپلن کمیٹی کے مشاہدہ کے مطابق جب کوئی طالبہ پرچوں میں اپنے ممتحنوں کو جل دیتی ہے تو اس کا یہ اقدام طلبہ سے زیادہ ذہانت پر مبنی ہوتا ہے اور کمیٹی کے ارکان کے لئے گہری نظر سے چھان بین کے سوا سراغ لگانا دشوار بنا دیا جاتا ہے۔ سہ رکنی کمیٹی کے کم و بیش سبھی فیصلے اتفاق رائے سے ہو رہے ہیں۔ یہ کمیٹی مجموعی طور پر ساڑھے سات سو پچاس شکایتوں کی تحقیقات کرے گی۔

## سگرٹوں پر ۳۵ لاکھ روپے ماہانہ خرچ

لاہور ۲۲ر نومبر صوبائی دارالحکومت میں سگریٹ نوشی پر صارفین کا خرچ چند ماہ پہلے کی نسبت ڈیڑھ گنا ہو گیا ہے۔ لاہور شہر میں سگریٹ کی مختلف اقسام فراہم کرنے والے تجارتی اداروں کا کہنا ہے کہ آئندہ دو ماہ کے دوران سگریٹ کی مانگ میں مزید اضافہ کا امکان ہے

بتایا گیا ہے کہ مجموعی طور پر پینتیس لاکھ روپے کے سگریٹ یہاں ہر ماہ پھونک ڈالے جا رہے ہیں۔ یہ مقدار چھوٹے بڑے ڈیلروں کی فروخت کے اعداد و شمار سے تعلق رکھتی ہے تمباکو اور بیڑی اس میں شامل نہیں ہے۔ ازیں پیشتر پچیس لاکھ روپے کے سگریٹوں کی کھپت تھی۔

## انتخابات میں حصہ لینے کیلئے شام کے وزیر اعظم مستعفی ہو گئے

دمشق ۲۲ر نومبر۔ شام کے وزیر اعظم مامون الکزبری نے گذشتہ رات استعفیٰ دے دیا ہے۔ جس کے بعد نئے وزیر اعظم جناب عزت النص نے دس وزراء پر مشتمل عارضی کابینہ بنائی ہے۔ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ مامون الکزبری کے ساتھ چار اور وزراء نے بھی استعفے پیش کئے ہیں۔ یہ وزراء شام کے آئندہ عام انتخابات میں (جو یکم دسمبر کو ہوں گے) حصہ لے رہے ہیں۔ عارضی کابینہ انتخابات کی نگرانی کرے گی۔ اور نئی کابینہ بننے کے بعد مستعفی ہو جائے گی۔

واضح رہے کہ ڈاکٹر عزت النص مامون الکزبری کی کابینہ میں وزیر تھے وہ وزارت عظمیٰ کے علاوہ وزارت خارجہ کے عہدے بھی سنبھال لیں گے۔

# برطانیہ میں داخلہ پر پابندیوں کے قانون سے دولتِ مشترکہ کے تصور کو سخت نقصان پہنچے گا

## "افغانستان سے ہمارا کوئی جھگڑا نہیں" افغان حکمرانوں کو پاکستان سے دوستی کی اہمیت کا احساس ہونا چاہیئے

کوئٹہ ۲۳ نومبر۔ صدر ایوب نے کل یہاں کہا کہ برطانیہ کو دولت مشترکہ کا مرکز ہونے کی حیثیت سے جو نفسیاتی فائدہ حاصل ہوتا ہے برطانیہ میں داخلے پر پابندی کے قانون سے اسے زبردست نقصان پہنچے گا۔ صدر نے کہا میں نہیں جانتا کہ برطانوی حکومت اس قانون کو آخری شکل میں کیسے نافذ کر رہی ہے۔

صدر ایوب اپنے چار روزہ دورے پر یہاں پہنچنے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ آپ نے مزید کہا کہ اگر برطانیہ نے دانشمندی سے اس قانون کو نافذ کیا تو ممکن ہے کوئی نقصان نہ پہنچے لیکن اگر سمجھداری سے کام نہ لیا گیا تو پھر دولت مشترکہ کے نظریہ کو زبردست دھکا پہنچے گا۔

ایک سوال کے جواب میں صدر نے بتایا کہ ملک کا نیا دستور عنقریب نافذ کر دیا جائے گا لیکن اس موقعہ پر اس بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا۔ آپ نے ایک اور سوال کے جواب میں بتایا کہ نئے دستور کے تحت جو پارلیمنٹ قائم ہوگی اس کے پہلے اجلاس کے لئے کوئی تاریخ مقرر کرنا مناسب نہیں ہے۔

پاکستان اور افغانستان میں تعلقات کے بارے میں صدر نے کہا کہ بعض دوست ممالک دونوں ملکوں میں اختلافات ختم کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ آپ نے کہا پاکستان کا افغانستان سے کوئی تنازعہ نہیں ہے اور وہ افغانستان کے ساتھ پرامن طور پر رہنا چاہتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ افغان کے حکمرانوں کو ہمارے ساتھ اچھے ہمسایوں کی طرح رہنے کا احساس ہو اگر انہیں پاکستان سے دوستی کی اہمیت کا احساس ہو تو ہر بات بالکل آسان ہو جائے گی۔

صدر نے ایک اور سوال کے جواب میں بتایا کہ اب تک کسی ملک نے پاکستان اور افغانستان میں تعلقات بحال کرنے کے لئے ثالثی کرنے کی پیشکش نہیں کی ہے۔ آپ نے کہا پاکستان نے ہمیشہ افغانستان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے لیکن جذبۂ خیرسگالی کا یہ اظہار یکطرفہ تھا افغانستان نے کبھی بھی جواب میں اس قسم کے جذبے کا اظہار نہیں کیا پاکستان میں تیل کی تلاش کرنے والی روسی جماعت کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ روسی محض ٹھیکیداروں کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا پاکستانیوں کی ایک بڑی تعداد ان سے مل کر کام کرے گی۔ صدر نے کہا کہ تیل کی تلاش کا ابتدائی کام شروع ہو چکا ہے اس قسم کے کاموں کی نگرانی کرنے اور پاکستان اور پاکستانیوں کے مفادات کے تحفظ کے لئے تیل و گیس کارپوریشن قائم کی گئی ہے۔ صدر نے ایک اور اخبار نویس کو بتایا کہ ابھی میرے دورہ نیپال کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

### ولادت

عزیزم شیخ فضل احمد صاحب پروپرائٹر شیخ سنز ۴۸۷-۴۸۶/ک سمن آباد لاہور کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے متواتر پانچ لڑکیوں کے بعد ۱۸/۱۱/۶۲ نرینہ اولاد بخشی ہے اس بار بھی بعض افراد خاندان کو بعض مبشر خوابیں بھی آئی تھیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

نومولود مکرم برادرم ملک عزیز محمد خان صاحب وکیل ڈیرہ غازی خان کا نواسہ اور خاکسار کا پوتا ہے احباب سے درخواست ہے کہ وہ زچہ اور بچہ کی صحت یابی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

نومولود کا نام ظفر اقبال احمد تجویز کیا گیا ہے

(خاکسار شیخ محمد الدین سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

نوٹ:- مکرم شیخ محمد الدین صاحب نے اس خوشی میں ایک دوست کے نام چھ ماہ کے لئے روزنامہ الفضل جاری کرایا ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ (مینجر الفضل)



## جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب

## "الفضل" کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا

حسب معمول انشاء اللہ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر الفضل کا عظیم الشان دیدہ زیب اور باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا جو نہایت قیمتی اور بلند پایہ دینی مضامین پر مشتمل ہوگا۔

جماعت کے تمام اہلِ علم و اہلِ قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین ارسال فرما کر ادارہ الفضل کی قلمی معاونت فرمائیں۔

مشتہرین کو بھی جلد سے جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوانے چاہئیں۔ تاخیر سے آنیوالے اشتہارات ممکن ہے جگہ حاصل نہ کر سکیں۔



رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴